www.pakcity.org www.pakcity.org www.pakcity.org

PARAGRAPH 1

حضرت محمد ﷺ مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے والد محترم کا نام عبداللہ تھا۔ آپ ﷺ کے دادا نے آپ ﷺ کی پرورش کی۔ جب آپ ﷺ پچیس برس کے ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ جب آپ ﷺ چالیس سال کے ہوئے تو آپ ﷺ نے اعلان نبوت کیا۔

Hazrat Muhammad (ﷺ) was born in Makkah. His father's name was Abdullah. He ﷺ was brought up by his grand father. On reaching the age of twenty five, he ﷺ married Hazrat Khadija (رضی اللہ عنہا). At forty he ﷺ announced his prophethood.

PARAGRAPH 2

ایک دن اللہ کے آخری نبی ﷺ ایک درخت کے نیچے آرام فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک کافر وہاں آنکلا اور اُس نے پوچھا ''اے محمد ﷺ مجھے بتاؤ کہ آج آپ ﷺ کو میرے ہاتھ سے کون بچائے گا''؟ آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا ''میرا اللہ مجھے بچائے گا'' یہ سنتے ہی تلوار اس کافر کے ہاتھ سے نیچے گر گئی۔ آپ ﷺ نے تلوار کو اٹھا لیا اور پوچھا ''بتاؤ تمھیں میرے ہاتھ سے کون بچائے گا''۔ وہ کافر بولا: ''تلوار آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر آپ ﷺ چاہیں تو مجھے چھوڑ سکتے ہیں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''غلط کہتے ہو جس اللہ نے مجھے تم سے بچایا وہ تمھیں بھی بچا سکتا ہے۔''

One day the Last Prophet of Allah, Hazrat Muhammad (ﷺ), was taking a nap under a tree. An infidel happened to come there. He said, "O Muhammad (ﷺ)! Who will save you from my wrath today?" The Prophet (ﷺ) smiled and said, "My Allah will protect me." As he heard this, the sword fell down from his hand. Muhammad (ﷺ) lifted the sword and said, "Tell me, who will save you from me (ﷺ) now?" The non-believer replied," You are holding the sword; you may spare my life if you want." The Prophet Muhammad (ﷺ) said, "You are wrong. Allah who saved me from you, may also save you from me."

PARAGRAPH 3

مسلمانوں کی تاریخ کے ایک نازک موڑ پر سرسید احمد خان نے قوم کی رہنمائی کا فریضہ سنبھالا۔ انہوں نے مسلمانوں کو جدید تعلیم سے لیس کرنے کے لیے علی گڑھ کالج کی بنیاد رکھی۔ وہ اکثر کہا کرتے تھے کہ قوم کی فلاح تعلیمی ترقی سے ہی ممکن ہے۔ کانگریس وجود میں آئی تو انہوں نے حالات کا جائزہ لیا اور مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ اس سیاسی جماعت سے الگ رہیں اور اس کے مطالبات کی تائید نہ کریں۔

Sir Syed Ahmed Khan shouldered the responsibility of guiding the nation at a critical juncture in the history of the Muslims. He laid down the foundation of Aligarh College to equip the Muslims with modern education. He often said that the welfare of a nation was only possible through academic progress. When the Congress came into being, he analysed the situation and asked the Muslims not to join that political party and not to support its demands.

PARAGRAPH 4

دیکھنے میں تو میں ایک مینار ہوں لیکن حقیقت میں میرے اندر پاکستان کی پوری تاریخ چھپی ہوئی ہے۔ میں جہاں کھڑا ہوں ٹھیک اسی جگہ 23 مارچ 1940ء کو بہت سے مسلمان راہنما ایک بڑا فیصلہ کرنے کے لیے جمع ہوئے۔ وہ غلامی کی زندگی سے تنگ آ چکے تھے اور اپنے ملک کو انگریز کے تسلط سے آزاد کرانا چاہتے تھے۔ 1947ء میں پاکستان بننے پر سب سے زیادہ خوشی مجھے ہوئی۔ اگرچہ اس وقت میری حیثیت زمین کے ایک ٹکڑے سے زیادہ نہ تھی لیکن پھر بھی بہت خوش تھا۔

Apparently, I am a minaret but, in fact, the whole history of Pakistan is hidden in me. On 23rd of March 1940, many Muslim Leaders gathered exactly at the same place where I stand today, to make a big decision. They were tired of slavery. They wanted to free their country from the British Rule. When Pakistan came into being in 1947, I was the one most pleased. Although at that time I was no more than a piece of land, yet I was the happiest of all.

Please visit for more data at: www.pakcity.org

www.pakcity.org www.pakcity.org www.pakcity.org

PARAGRAPH 5

قائداعظمؒ کا سب سے بڑا کارنامہ تخلیق پاکستان تھا۔ان کی شخصیت کے کئی پہلو تھے۔مسلسل جدوجہد اُن کی زندگی کا خاصہ تھا۔وہ انتھک محنت کو کامیابی کا زینہ سمجھتے تھے۔کام کی زیادتی کی وجہ سے وہ بیمار پڑ گئے۔ڈاکٹروں نے انہیں آرام کرنے کا مشورہ دیا لیکن انہوں نے اُن کے مشورے پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔بالآخر کام کی یہی زیادتی اُن کی موت کا سبب بنی۔

The biggest achievement of Quaid-e-Azam (رحمۃ اللہ علیہ) was the creation of Pakistan. He had a multi-faceted personality. Continuous struggle was the hallmark of his life. He regarded tireless effort a key to success. Overwork told upon his health. Doctors advised him to take rest but he refused to act upon their advice. At last, excess of work became the cause of his death.

PARAGRAPH 6

قائداعظم محمد علی جناحؒ کو جمہوریت سے بے پناہ محبت تھی۔وہ آمریت کی سبھی شکلوں سے نفرت کرتے تھے۔وہ ہر آدمی کے بنیادی حقوق پر یقین رکھتے تھے۔انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اگر حکومت کوئی غلطی کرتی ہے تو اس پر تنقید کرو۔وہ سمجھتے تھے کہ جائز تنقید قوم کی بہتری کے لیے ضروری ہے۔قائداعظمؒ نے کبھی اپنے ناقدوں کو گالی یا دھمکی نہیں دی تھی۔

Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah (رحمۃ اللہ علیہ) had great love for democracy. He hated all forms of dictatorship. He believed in the fundamental rights of every individual. He told the nation to criticize the government if it made a mistake. He believed that fair criticism was beneficial for the betterment of the nation. Quaid-e-Azam (رحمۃ اللہ علیہ) never abused or threatened his critics.

PARAGRAPH 7

علامہ اقبالؒ کو مسلمانوں کی غربت اور پسماندگی کا بڑا دکھ تھا۔آپ نے ہندوستان کے مسلمانوں میں آزادی حاصل کرنے کا جذبہ پیدا کیا۔آپ نے اپنے اشعار سے قوم میں ایک نئی روح پھونکی۔آپ نے مسلمانوں کو عمل پر اُکسایا۔آپ کی شاعری اُمید سے بھری ہے۔آپ نے ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے ایک الگ وطن کا مطالبہ کیا۔آپ اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے سچے عاشق تھے۔آپ ایک عظیم فلسفی بھی تھے۔ہمیں اپنے قومی شاعر پر ناز ہے۔

Allama Iqbal (رحمۃ اللہ علیہ) was immensely grieved at the poverty and backwardness of the Muslims. He aroused the passion for freedom among the Muslims of India. He infused a new spirit in the nation through his verses. He urged the Muslims to action. His poetry is full of hope. He demanded a separate homeland for the Muslims of India. He was a true devotee of Islam and Prophet Muhammad (حضرت محمد ﷺ). He was a great philosopher too. We are proud of our national poet.

PARAGRAPH 8

علامہ اقبالؒ ہمارے قومی شاعر ہیں۔آپ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔وہ حیران کن فطری شاعرانہ ذہانت کے مالک تھے۔ابتدائی تعلیم اپنے آبائی شہر میں مکمل کرنے کے بعد لاہور تشریف لے گئے۔علم کی تلاش آپ کو بدیسی ملکوں میں لے گئی۔آپ نے مسلمانوں کی خوابیدہ اور سست روح میں ایک نیا جذبہ پھونکنے کی کوشش کی آپ نے انڈیا کے انتشار کا حل بھی پیش کیا۔

Allama Iqbal (رحمۃ اللہ علیہ) is our national poet. He was born in Sialkot. He possessed amazing natural poetic genius. He went to Lahore after completing his early education in his native city. The quest for knowledge took him to foreign countries. He tried to infuse a new spirit into the inactive and dormant soul of the Muslims. He also offered a solution for the turmoil in India.

PARAGRAPH 9

علم ایک عظیم قوت ہے۔علم کے ذریعے ہمیں مادی دولت ہی نہیں بلکہ روحانی سکون بھی حاصل ہوتا ہے۔ہمارے مذہب میں علم کا حاصل کرنا ہر شخص پر فرض ہے۔یہ ایک ایسی چیز ہے جسے کوئی چرا نہیں سکتا۔علم کے بغیر کوئی شخص اپنی ذات کو بھی نہیں پہچان سکتا اور یوں ساری زندگی اپنے مقصد حیات سے بے خبر رہتا ہے۔علم حاصل کر کے انسان اپنے معاشرے اور قوم کی بہتری کا سبب بن سکتا ہے۔

Please visit for more data at: www.pakcity.org

www.pakcity.org www.pakcity.org www.pakcity.org

Knowledge is a great power. We attain not only material wealth but also inner peace with knowledge. In our religion, it is compulsory for every individual to get knowledge. It is such a thing as no one can steal. Without knowledge, nobody can recognize his self and thus remains ignorant of the purpose of his creation throughout his life. Man can become the cause of betterment of his society and nation by getting knowledge.

PARAGRAPH 10

دنیا کے ہر نظام تعلیم میں استاد کا کردار مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اس وقت تک تعلیمی مقاصد اور تعلیمی سرگرمیاں بے فائدہ ہیں جب تک معلم ان میں اپنی شخصیت کے سحر سے جان نہیں ڈال دیتا۔ اس کے بغیر وسیع و عریض عمارات، جامع نصابِ تعلیم، قدیم و جدید طریقہ ہائے تدریس، تجربہ گاہیں اور قیمتی سمعی اور بصری اعانتیں بیکار ہیں۔ معلم تعلیمی عمل کو بامعنی اور مفید بناتا ہے۔ وہ بچوں کی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرتا ہے اور ان کی نشوونما کرتا ہے۔ اسلام استاد کو عزت کا مقام دیتا ہے۔ اگر ہم تعلیم کو عام کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں تربیت یافتہ اساتذہ کی تعداد بڑھانا ہوگی۔

A teacher holds the central position in every educational system of the world. All the educational goals and academic activities are futile, unless a teacher instils life into these activities with his charismatic personality. Spacious buildings, comprehensive syllabi, old and modern teaching methodologies, laboratories and costly audio-visual aids are useless without a teacher. A teacher makes education purposeful and meaningful. He awakens and develops the hidden faculties of the children. Islam gives a respectable status to a teacher. We will have to increase the number of trained teachers if we want to promote education.

PARAGRAPH 11

ایک استاد معاشرے کا سب سے اہم اور مفید رکن ہوتا ہے۔ وہ ان افراد کو رہنمائی فراہم کرتا ہے جنہوں نے چند سالوں کے بعد ملک و قوم کے فرائض سنبھالنے ہوتے ہیں۔ اس طرح سے وہ معاشرے کی بنیادوں کو آنے والے وقت کیلئے مضبوط کرتا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ استاد کا تقرر انتہائی احتیاط سے کیا جائے اور اسے بہتر حالات مہیا کیے جائیں۔

Teacher is an important and useful member of the society. He provides guidance to those people who are to manage the duties of the country and the nation after a few years. In this way, he strengthens the foundations of the society for the times to come. So, a teacher should be appointed carefully, and provided with better circumstances.

PARAGRAPH 12

کتابیں بھی عجیب نعمت ہیں۔ جب رنج والم کے بادل ہماری زندگی کو تاریک کر دیتے ہیں۔ تو یہ سچے دوست کی طرح شیریں الفاظ سے ہماری ڈھارس بندھاتی ہیں۔ جب احباب اور رشتہ دار ہماری بدبختی کی وجہ سے منہ موڑ لیتے ہیں تو یہ ہمارا ساتھ نہیں چھوڑتیں، ہمارا حوصلہ بڑھاتی ہیں۔ ہمت اور استقلال سے مشکلات پر غالب آنے کا سبق دیتی ہیں۔ یہ انسان کی ہزاروں سال کی دانائی کا نچوڑ ہیں۔ یہ درست ہے کہ تمام کتابیں اچھی نہیں ہوتیں۔ بعض تو سانپ سے زیادہ زہریلی اور بچھو سے زیادہ خطرناک ہیں۔ ان سے بچنا واجب ہے۔ کتابوں کے انتخاب میں احتیاط برتنا چاہیے۔

Books are a wonderful blessing. When the clouds of grief and sorrow darken our life, they console us with sweet words like a true friend. When our relatives and friends desert us due to our misfortune, books do not forsake us. They encourge as well as teach us to overcome difficulties with courage and perseverance. Books are the essence of man's wisdom spanning over thousands of years. It is true that not all books are good. Some books are more poisonous than a snake and more dangerous than a scorpion. It is imperative to avoid them. One should be careful in the choice of books.

Please visit for more data at: www.pakcity.org

www.pakcity.org www.pakcity.org www.pakcity.org

PARAGRAPH 13

بچے کی تعلیم وتربیت گھر سے شروع ہوتی ہے۔ اس لیے یہ والدین کا فرض اولین ہے کہ وہ اپنے بچے کے سامنے مثالی کردار کا نمونہ پیش کریں۔ اچھے طور طریقے اپنائیں۔ اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ بچے روزمرہ زندگی میں ان کے کردار کی نقل کرتے ہیں۔ اس لیے انہیں چاہیے کہ وہ ان کے سامنے نرم دلی اور سلیقہ شعاری کا مظاہرہ کریں اور روزمرہ کے معاملات میں دیانت داری اور سچائی سے کام لیں۔

The education and training of the child begins at home. It is, therefore, the foremost duty of parents to set an example of an ideal character to their child. They should adopt good manners and conduct. They should always remember that their children certainly imitate their conduct in everyday life. Therefore, in the prensence of children, they should behave in a kind and civilized way, and be honest and truthful in all matters of daily life.

PARAGRAPH 14

عظیم لوگوں کی زندگیاں ہمارے لیے نمونہ ہیں۔ ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے۔ انہوں نے دن رات محنت کی۔ ان کی ہی وجہ سے ہم عزت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اگر ہمارے بزرگ محنت نہ کرتے تو ہم غلام ہوتے اور آزادی کی نعمت سے محروم ہوتے۔ آج ہم اللہ کے فضل سے آزادی میں سانس لے رہے ہیں۔

The lives of great men are a role model for us. We should follow in their footsteps. They worked hard day and night. We are leading a respectable life only due to them. If our ancestors had not worked hard, we would have been mere slaves and deprived of the blessing of freedom. We, today, are breathing in a free country by the grace of Allah.

PARAGRAPH 15

بچپن عمر کا بہترین حصہ ہے۔ اس لیے اکثر بڑے بوڑھوں سے سنا ہوگا کہ وہ ایک دفعہ پھر بچے بن جائیں۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم جوانی اور بڑھاپے کی ذمہ داریوں سے گھبراتے ہیں۔ بچپن میں کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی اسی وجہ سے کوئی غم بھی نہیں ہوتا۔ بچہ دن بھر کھیلتا ہے۔ اس کے والدین اس سے محبت کرتے ہیں، اچھا کھلاتے ہیں۔ عمدہ لباس خرید کر دیتے ہیں۔ اگر بچے کو قیمتی کپڑے اور کھلونے نہ بھی ملیں تو وہ ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ اُس کیلئے زندگی از خود ایک کھلونا ہے۔ وہ ہر چیز میں ایک نیا پن پاتا ہے لیکن جب بچہ جوانی میں قدم رکھتا ہے تو چیزوں کا نیا پن ختم ہو جاتا ہے۔

Childhood is the best part of life. You might have often heard the elders wishing to become children again. Perhaps, this is because we shirk the responsibilities of youth and old age. There is no responsibility in childhood. That is why there is no sorrow in life. A child plays the whole day. His parents love him. They feed him well. They get him precious clothes. Even if a child does not get expensive clothes and toys, he does not care for them. Life itself is a toy for him. He finds newness in everything but when a child enters adulthood, the novelty of things vanishes.

PARAGRAPH 16

ملک کے نوجوانوں، سکولوں اور کالجوں کے طلباء کو فوجی تعلیم دینے کی ضرورت ہے۔ انہیں ایک طالبعلم کے ساتھ ساتھ سپاہی بنانا بھی بے حد ضروری ہے۔ تاکہ ہمارا ملک دفاعی اعتبار سے مضبوط ہو سکے۔ بلکہ ہماری رائے تو یہ ہے کہ ملک کے ہر مرد کو فوجی تربیت دی جائے۔ اس وقت ہمارے ملک میں بے شمار انجمنیں قائم ہیں جو قوم کی تعمیر وترقی کے لیے کام کر رہی ہیں۔ ایسے تمام اداروں کو اپنے اپنے حلقے میں فوجی تربیت دینے کا انتظام کرنا چاہیے اور تربیت میں باقاعدگی قائم رکھنی چاہیے۔ الغرض، یہ ضروری ہے کہ تمام نوجوان ملک کی حفاظت کے لیے باقاعدہ طور پر تربیت حاصل کریں۔

It is necessary to impart military training to the youth in schools and colleges of the country. It is essential to make them soldiers as well as students so that the defence of the country could be strengthened. Rather, it is proposed that every male member of the society should be imparted military training. At present, multiple organizations are working for the development and progress of the nation. All such organizations should arrange military training in their respective areas and maintain strict regularity in the training schedule. In short, it is essential for the youth to get proper training to defend the country.

Please visit for more data at: www.pakcity.org

www.pakcity.org www.pakcity.org www.pakcity.org

PARAGRAPH 17

ایک مثالی طالب علم اچھا اور مفید شہری ہوتا ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے ہم وطنوں کی مدد کرتا ہے۔ وہ اپنے ملک کے نظریہ پر یقین رکھتا ہے۔ وہ اپنے ذاتی مفاد یا شہرت کے لیے قانون کو پامال نہیں کرتا۔ وہ مکمل طور پر اپنے آپ کو ملک کی ترقی کے لیے وقف کر دیتا ہے۔ وہ اپنے ملک، ثقافت، معاشرے اور روایات سے پیار کرتا ہے۔ اس کے کام اخلاقیات اور شائستگی کے مطابق ہوتے ہیں۔

An ideal student is a good and useful citizen. He always helps his countrymen. He believes in the ideology of his country. He never violates the law for his vested interests or fame. He devotes himself whole-heartedly to the progress of his country. He loves his country, culture, society and traditions. His actions are in accordance with the principles of ethics and civility.

PARAGRAPH 18

ہمارے سکولوں میں بچوں کو جسمانی سزا دی جاتی ہے۔ اس کا مقصد بظاہر بچوں کی اصلاح کرنا ہوتا ہے۔ لیکن دیکھا گیا ہے کہ سزا کی وجہ سے بچے خود اعتمادی کھو دیتے ہیں۔ اُن میں جارحانہ رویہ پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ باغیانہ رویہ اختیار کر لیتے ہیں۔ وہ خواہ مخواہ شرارتوں میں اُلجھتے ہیں۔ وہ اساتذہ سے نفرت کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

In our schools, children are given corporal punishment. Apparently, it is meant to reform the children. However, it has been observed that children lose self-confidence because of the punishment. They develop a violent attitude. They adopt rebellious ways. They make mischief for nothing. They develop hatred for their teachers.

PARAGRAPH 19

یہ دنیا ایک درس گاہ ہے۔ وقت یہاں اُستاد ہے۔ بہت سارے عظیم لوگوں نے اِس درس گاہ سے تربیت پائی۔ وہ کبھی کسی یونیورسٹی میں نہیں گئے۔ بس انہوں نے اپنی آنکھیں کھلی رکھیں۔ انہوں نے وقت اور موقع سے فائدہ اُٹھایا۔ انہوں نے زندگی کی کتاب کو غور سے پڑھا۔ زندگی کے نشیب و فراز پر نظر رکھی اور تجربے کو اپنا راہنما بنایا۔ ایسے لوگ آخر کار خود راہنما بنے اور دوسروں کو سیدھا راستہ دکھایا۔

This world is a seat of learning. Time is the teacher here. Many a great man was taught at this school. They never went to any university. They just remained alive to the situation. They just availed themselves of time and chance. They read the book of life with great attention.They kept an eye on the ups and downs of life and were led by experience. At last, such people themselves became leaders and showed others the right path.

pakcity.org

PARAGRAPH 20

پاکستان نے کھیل کے میدان میں کافی نام پیدا کیا ہے۔ خصوصاً ہاکی اور کرکٹ میں ہمارے کھلاڑیوں نے بڑی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ سکواش میں پاکستان کی برتری مسلسل ہے۔ ہاکی اور کرکٹ میں بھارت کے ساتھ ہمارے مقابلے بہت دلچسپ ہوتے ہیں۔ اب ٹی وی نے کھیلوں کو اور بھی دلچسپ اور مقبول بنا دیا ہے۔

Pakistan has earned a good name in the field of sports. Our players have achieved great success in hockey and cricket in particular. Pakistan's supremacy in squash has been unrivalled. Our cricket and hockey matches against India are very interesting. Now television has made sports even more interesting and popular.

PARAGRAPH 21

کھیل انسانی زندگی میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ یہ انسان کے لیے تفریح، صحت اور خوشی کا سبب ہیں۔ اس دنیا میں حقیقی خوشی ناپید ہے۔ انسان اکثر پریشانیوں میں اُلجھا رہتا ہے۔ ایسی صورت حال میں کھیل ایک تریاق کا کام دیتے ہیں۔ انسان کی پریشانیاں عارضی طور پر ختم ہو جاتی ہیں۔ کھیل کے دوران انسان ایک طرح کی فرحت اور تازگی محسوس کرتا ہے۔ کھیل صحت مند رہنے کا حقیقی ذریعہ ہے۔

Please visit for more data at: www.pakcity.org

www.pakcity.org www.pakcity.org www.pakcity.org

Sports hold great importance in human life. They are a source of recreation, health and joy for man. Real happiness does not exist in this world. Man is often surrounded by worries. Sports serve as an antidote in such a situation. Man's worries vanish temporarily. Man feels refreshed and relaxed during sports activity. Games are a real source to stay healthy.

PARAGRAPH 22

صحت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ زندگی کی رنگینیاں اور لطف صحت سے ہی ہیں۔ صحت مند آدمی اپنے کام اور زندگی کی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لیتا ہے۔ اور اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھاتا ہے۔ دراصل انسان اس وقت دل جمعی سے کام کر سکتا ہے جب وہ صحت مند ہو لیکن شاید یہ انسانی فطرت ہے کہ ہم اس وقت تک چیزوں کی قدر نہیں کرتے جب تک ہم انہیں کھو نہ دیں۔ بالکل اسی طرح صحت کی قدر کا اندازہ ہمیں اس وقت ہوتا ہے جب ہم بیمار پڑ جاتے ہیں۔

There is no blessing greater than health. All the colours and joys of life are due to health. A healthy man takes active part in his work and all the activities of life and fulfills his responsibilities nicely. In fact, a man can work wholeheartedly only when he is healthy. Perhaps it is human nature that we don't value things until we lose them. Similary, we realize the importance of health only when we fall ill.

PARAGRAPH 23

تندرستی بڑی نعمت ہے لیکن آدمی جب تک تندرست رہتا ہے اس نعمت کی قدر نہیں کرتا۔ جب کوئی معمولی بیماری بھی آ کر گھیر لے تو اس کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ اگر جسم کے کسی حصے میں کوئی تکلیف ہو جاتی ہے تو سارا جسم اس کا اثر قبول کرتا ہے۔ تندرستی ہو تو کھانے پینے، چلنے پھرنے اور کام کرنے میں جی لگتا ہے۔ صحت خراب ہو جائے تو کسی کام اور چیز میں مزہ نہیں آتا۔ جو لوگ اکثر بیمار رہتے ہیں ان کی زندگی خود ان کے لیے اور ان کے دوسرے متعلقین کے لیے وبالِ جان ہو جاتی ہے۔ بیماری سے تکلیف الگ ہوتی ہے اور دوا علاج پر خرچ الگ ہوتا ہے۔ بیمار آدمی زندہ درگور ہوتا ہے۔

Health is a great blessing but man does not realize its value as long as he stays healthy. Whenever a slight disease overtakes him, he realizes its value. If there is pain in any part of the body, the entire body is affected by it. One takes delight in eating, drinking, walking and working if one is healthy. Nothing amuses if health breaks down. The life of those who often remain sick, becomes a misery for them and their relations. Illness causes pain besides draining away money on medicine and treatment. An ill person experiences a living death.

PARAGRAPH 24

دیہاتی زندگی کا سب سے بڑا نقصان تعلیم کا فقدان ہے جبکہ شہروں میں کئی قسم کے کالج اور یونیورسٹیاں انسان کو تعلیم دینے کے لیے کوشاں ہیں۔ تعلیم انسان کے ارتقاء اور ترقی کا سب سے اہم عنصر ہے۔ تعلیم کے بغیر انسان جانوروں سے بہتر نہیں ہو سکتا ہے۔ تعلیم انسان کو مہذب، فرض شناس، محبِ وطن اور شریف بناتی ہے۔ ہمیں تعلیم کے حصول کے لیے سچی کوشش کرنی چاہیے۔

The greatest disadvantage of rural life is lack of education while in cities several universities and colleges are working to educate man. Education is the most important aspect of human evolution and progress. Man cannot rise above animals without education. Education makes a man civilized, dutiful, patriotic and noble. We should make sincere efforts for getting eduction.

PARAGRAPH 25

گاؤں میں رہنے کے بہت فوائد ہیں۔ تازہ ہوا، خالص خوراک اور بھائی چارہ عام ہے۔ گاؤں کے لوگ سادہ اور بے باک ہوتے ہیں۔ اپنے فرائض تندہی سے سرانجام دیتے ہیں۔ مگر ٹیلی ویژن اور موٹر گاڑیوں کی وجہ سے ان کی زندگی بہت متاثر ہوئی ہے۔ ان کے استعمال نے شہری اور دیہاتی زندگی کی اقدار کو بدل دیا ہے۔

Please visit for more data at: www.pakcity.org

www.pakcity.org www.pakcity.org www.pakcity.org

Village life has many benefits. Fresh air, pure food, and brotherhood are common. Villagers are simple and brave. They perform their duties with dedication. But television and motor vehicles have affected their lives very much. Their use has changed the values of urban and rural life.

PARAGRAPH 26

کسان ہمارے معاشرے کا سب سے اہم فرد ہے۔ یہ وہی ہے جو ہمارے لیے غلہ اُگاتا ہے۔ صبح سویرے اُٹھتا ہے اور کھیتوں میں ہل چلاتا ہے۔ وہ اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے اور کھیتوں میں بیج بکھیر دیتا ہے۔ کچھ ہی دنوں میں چھوٹے چھوٹے پودے نکل آتے ہیں۔ کسان خوشی سے پھولے نہیں سماتا۔ وہ فصلوں کو پانی دیتا ہے۔ اور اُن کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

Farmer is the most important member of our society. He is the one who grows grain for us. He gets up early in the morning and ploughs the fields. He has faith in Allah and sows seeds in the fields. Little plants sprout in a few days. His joy knows no bounds. He waters the crops and looks after them.

PARAGRAPH 27

رضیہ سلطانہ شمس الدین التمش کی بڑی بیٹی تھیں۔ التمش اسے بہت پیار کرتا تھا۔ وہ التمش کی ساری اولاد میں سب سے زیادہ ذہین، عقل مند اور لائق تھی۔ رضیہ کے سب بھائی کند ذہن، نکمے اور کھلنڈرے تھے۔ وہ پڑھنے لکھنے سے بھاگتے اور سپاہیانہ مشغلوں سے جی چراتے تھے۔ مگر رضیہ خوب جی لگا کر پڑھتی لکھتی تھی اور ہر کام توجہ اور شوق سے کرتی تھی۔ جب التمش نے اپنی نورِ نظر میں یہ خوبی دیکھی تو ملکی معاملات میں بھی اس سے مشورے لینے لگا۔

Razia Sultana was the eldest daughter of Shams-ud-Din Altamash. Altamash loved her very much. She was the wisest, ablest and most intelligent of all Altamash's children. All the brothers of Razia were dull, idle and playful. They shirked from education and shunned soldierly activties. But Razia studied whole-heartedly and did every work with attention and interest. When Altamash saw this quality of his beloved daughter, he began to consult her in country matters.

PARAGRAPH 28

لاہور شہر سیاست ہی نہیں ثقافت کا بھی قدیم مرکز ہے۔ مغلوں کی ثقافت نے عروج کا زمانہ اسی شہر میں دیکھا۔ سکھ ثقافت کا بھی یہی مرکز تھا۔ علم و ادب کی ثقافت بھی اسی شہر کے حصے میں آئی۔ اہل تصوف کا بھی یہی مرکز تھا۔ تصوف کی مشہور کتاب ''کشف المحجوب'' کے مصنف حضرت علی ہجویری المشہور داتا گنج بخش اسی شہر میں مدفون ہیں۔ انگریزوں کے دور میں بھی لاہور کا فیشن پورے ہندوستان میں رائج ہوتا تھا۔ قیام پاکستان کے بعد بھی اس شہر کی اہمیت کم نہیں ہوئی۔

Lahore is an ancient centre of not only politics but of culture as well. The Mughal culture witnessed its hayday in this very city. It was a seat of Sikh culture too. This city also inherited the culture of art and literature. It was also the center of mystics. Hazrat Ali Hajveri, known as Data Ganj Baksh Hajveri, the author of a famous book on mysticism, "Kashaf-ul-Mahjoob", is also buried in this city. The fashion of Lahore was followed all over India even during the British rule. The importance of this city did not decline even after the creation of Pakistan.

PARAGRAPH 29

کراچی ایک بین الاقوامی شہر ہے۔ یہ پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ آزادی کے بعد اسے ملک کا دارالحکومت بنایا گیا۔ بعد میں اس کی جگہ اسلام آباد کو دارالحکومت بنا دیا گیا۔ مگر اس سے اس کی اہمیت کم نہیں ہوئی۔ دراصل ایک بڑی اور جدید بندرگاہ کی وجہ سے ملک کی تجارت کا دارومدار اسی پر ہے۔ کراچی کا ہوائی اڈا ایشیا کے بڑے ہوائی اڈوں میں سے ایک ہے۔ یہاں زندگی بہت تیز اور مصروف ہے۔

Karachi is an international city. It is the biggest city in Pakistan. After independence, it was made capital of Pakistan. Later, Islamabad was made capital in its place but it did not decrease its value. In fact, because of the largest and most modern sea port, the trade of the country depends on it. The Karachi Airport is one of the biggest airports in Asia. Here life is very fast and busy.

Please visit for more data at: www.pakcity.org

www.pakcity.org www.pakcity.org www.pakcity.org

PARAGRAPH 30

مظفر آباد آزاد کشمیر کا دارالحکومت ہے۔ 8 اکتوبر 2005 کے زلزلہ نے اس شہر کو بری طرح متاثر کیا۔ اس کا ستر فیصد حصہ زمین بوس ہو گیا باقی ماندہ رہنے کے قابل نہ رہا۔ صدارتی رہائش گاہ، وزیر اعظم ہاؤس اور دیگر سرکاری دفاتر بھی ملبے کا ڈھیر بن گئے۔ تمام تعلیمی ادارے زمین پر آ گئے۔ بے شمار اساتذہ اور طلبا ہلاک ہو گئے۔ لاکھوں افراد بے گھر ہو گئے یہ تاریخ کا بدترین زلزلہ تھا۔ اللہ ہمیں ایسی آفات سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

Muzaffarabad is the capital of Azad Kashmir. The earthquake of October 8, 2005 badly affected it. Seventy per cent of this city turned into rubble while the rest became unlivable. The President and the Prime Minister Houses and other government offices were turned into debris. All the educational institutes were dashed to the ground. Countless teachers and students died. Millions of people became homeless. It was the worst earthquake on record. May Allah protect us from such calamities! (Ameen)

PARAGRAPH 31

کچھ عرصہ پہلے حالات اتنے زیادہ اچھے نہ تھے۔ بہت سی بیماریاں وبا کی صورت میں پھیل جاتی تھیں اور بے شمار لوگ مر جاتے تھے۔ زیادہ تر چھوٹے بچے بیماریوں کا شکار ہو جاتے تھے۔ اب بہت سی بیماریوں پر قابو پا لیا گیا ہے۔ عالمی ادارے بیماریوں کے خلاف ممالک کی بھرپور مدد کرتے ہیں۔

The conditions were not so good some time ago. Many diseases spread like epidemics and a number of people died as a result. Mostly young children fell prey to diseases. Many diseases have been controlled today. International agencies provide full support to the countries against diseases.

PARAGRAPH 32

جوہری توانائی کو انسان کے فائدے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ غلط ہے کہ جوہری توانائی کے مقاصد محض منفی ہیں اور اسے صرف دنیا کو تباہ کرنے کے لیے ہی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جوہری توانائی سے ہم بجلی پیدا کر سکتے ہیں جوہری توانائی موجودہ دور کی ایک ایسی قوت ہے جسے ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

Nuclear energy can be utilized for the benefit of mankind. It is a misconception that the objectives of atomic energy are only negative and it can only be used for the destruction of the world. We can generate electricity from nuclear energy. Today, nuclear energy is a force that cannot be neglected at all.

PARAGRAPH 33

ہم سائنسی دور میں رہ رہے ہیں۔ دنیا کا ہر ملک سائنس میں ترقی کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انسان نے سائنس کو اچھے مقاصد کے لیے استعمال کیا ہے۔ اس کی مدد سے اس نے بہت سی کارآمد چیزیں بنائی ہیں۔ لیکن انسان نے سائنس کو برے مقاصد کے لیے بھی استعمال کیا ہے۔ اس کی مدد سے اس نے بہت سے تباہ کن ہتھیار بنائے ہیں۔ ہر ملک چاہتا ہے کہ اس کے پاس جدید ترین ہتھیار ہوں۔

We are living in the age of science. Every country of the world is trying hard to progress in the field of science. Man has used science for good purposes. He has invented many useful things with its help. However, man has also used science for bad purposes. He has invented a number of destructive weapons with its help. Every country wants to have the most advanced weapons.

PARAGRAPH 34

کمپیوٹر آج کل خلائی سفر، ہوائی سفر، طب، انجینئرنگ، حساب کتاب، چھپائی اور زندگی کے بہت سے دوسرے شعبوں میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ غیر معمولی طور پر ہر قسم کی معلومات کو آئندہ استعمال کرنے کے لیے محفوظ کر لیتا ہے۔ آپ خود اپنے بجلی، پانی اور گیس کے بلوں کی ادائیگی کمپیوٹر کے ذریعے کرتے ہیں۔ ہر مہینے یہ پچھلا ریکارڈ دیکھ کر اور نئے اعداد و شمار حاصل کر کے ہمارے لیے نئے بل مہیا کرتا ہے۔

These days computer is being used in a number of fields of life including space and air travel,

Please visit for more data at: www.pakcity.org

www.pakcity.org www.pakcity.org www.pakcity.org

medicine, engineering, accounting, and printing. It extraordinarily preserves all kinds of information for future. You yourself pay your utility bills through computer. Every month it checks the previous record and by getting new figures, provides us latest bills.

PARAGRAPH 35

کچھ عرصہ پہلے حالات اتنے اچھے نہ تھے۔ بہت سی بیماریاں وباء کی صورت میں پھیل جاتی تھیں اور بہت سے لوگ مر جاتے تھے۔ مگر اب حالات بدل چکے ہیں بہت سی مہلک بیماریوں پر قابو پالیا گیا ہے۔ بچے اب ہسپتالوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ جہاں پر بہت سی مہلک بیماریوں کے خلاف اُن کا علاج کیا جاتا ہے۔ ماضی کے لوگوں کو بیماری کی وجہ کا علم نہیں ہوتا تھا۔ اب ہم بیماریوں کے خلاف بہتر طور پر لڑ سکتے ہیں۔

Conditions were not so good some time ago. Many diseases spread like epidemics and countless people died. But conditions have changed now. Many fatal diseases have been controlled. Today children are born in hospitals, where they are vaccinated against fatal diseases. In the past, people did not know the cause of disease. Today we can fight against diseases in a better way.

PARAGRAPH 36

ریڈیو ہمارے زمانے کی عجیب ایجاد ہے۔ اس ایجاد سے ہماری زندگی میں اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ہم ہزاروں میل دُور کی باتیں سُن سکتے ہیں۔ پہلے جہاز اکثر چٹانوں سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے تھے اور کسی کو خبر بھی نہ ہوتی تھی۔ ریڈیو کی بدولت اب جہازوں کو خطرات کا علم ہو جاتا ہے اور وہ اپنا راستہ بدل لیتے ہیں۔ ریڈیو کا موجد اٹلی کا ایک باشندہ مارکونی تھا۔ وہ 1874ء میں اٹلی کے ایک قصبے میں پیدا ہوا اور اسے بچپن ہی سے سائنس میں دلچسپی تھی۔ اس دلچسپی کو دیکھ کر اس کی ماں نے اس کے لیے گھر ہی میں ایک چھوٹی سی تجربہ گاہ بنا دی تھی اس تجربہ گاہ میں مارکونی دن رات سائنس کے تجربات کیا کرتا۔ 21 سال کی عمر میں اُس نے ریڈیو کا راز معلوم کر لیا۔

Radio is a wonderful invention of our times. This invention has brought about many important changes in our life. We can listen to people from thousands of miles. In the past, ships often crashed into rocks and nobody got the news. Now ships become aware of the dangers in advance due to the invention of radio and they change their course. Marconi, the inventor of the radio, was an Italian. He was born in a town of Italy in 1874 and he was interested in science from early childhood. Considering his interest in science, his mother made him a small laboratory in the house. Marconi used to perform scientific experiments in this laboratory day and night. He discovered the secret of radio only at the age of twenty-one.

PARAGRAPH 37

یہ سائنس کا زمانہ ہے۔ سائنس کی ایجادات نے ہماری زندگی کو اتنا بدل دیا ہے کہ اگر سو سال پہلے کا انسان کسی شہر میں آ نکلے تو اسے ہماری دنیا پر جادو کی نگری کا گمان ہوگا۔ وہی کام جو آج سے کچھ سال پہلے لوگ اپنے ہاتھوں سے کرتے تھے، اب بڑی بڑی مشینیں اسی کام کو بڑی خوش اسلوبی سے سر انجام دے رہی ہیں۔ اسی طرح سفر کے معاملے میں بڑی آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ جو سفر سالوں اور مہینوں میں ہوتا تھا اب گھنٹوں میں طے پا جاتا ہے۔ اب تو انسان چاند پر بھی پہنچ گیا ہے اور وہ دن دُور نہیں جب حضرت انسان دوسرے سیاروں پر بھی پہنچ جائے گا۔ کیا خبر کسی دن ہماری دنیا اور دوسرے سیاروں کے درمیان آمد و رفت کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہو جائے۔

This is the age of science. Scientific inventions have changed our life so drastically that our world would appear a wonderland to a man from the past century if he happens to visit one of our cities. The same work that the people used to do with their hands some years ago is now being done by huge machines efficiently. Similarly, travelling has also become very comfortable. A journey which took months and years in the past is now made in hours. Man has also reached the moon and the day is not far away when man would reach other planets too. It is not surprising that a regular transport might start between our world and the other planets some day.

Please visit for more data at: www.pakcity.org

PARAGRAPH 38

ٹیلی ویژن نہ صرف تفریح بلکہ تعلیم کا بھی ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس کی افادیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ قومی تعمیر و ترقی میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ عوام میں بہت زیادہ مقبول ہے۔ پاکستان ٹیلی ویژن نے بہت اچھے اچھے پروگرام پیش کیے ہیں۔ اس کے ڈراموں کا معیار کسی بھی دوسرے ٹیلی ویژن کے ڈراموں سے کم نہیں۔ بہر حال اس کے پروگراموں کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

Television is not only a means of entertainment but it is also an important source of education. No body can neglect its utility. It plays an important role in national progress and development. It is very popular with the people. Pakistan Television has produced very good programmes. The standard of its plays is not less than that of any other T.V. plays. However, there is a need to impove its programmes.

PARAGRAPH 39

ایک شخص نے اپنے دانا دوست سے پوچھا "میں کیا کروں لوگوں کی وجہ سے سخت پریشان ہوں۔ اکثر ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ ان کی آمد و رفت، وقت اور روپے دونوں کے نقصان کا موجب ہوتی ہے"۔ اس نے جواب دیا کہ جو غریب ہوں ان کو قرض دے دے اور جو امیر ہوں ان سے کچھ مانگ۔ پھر کوئی تیرے پاس نہیں آئے گا۔

A person asked his wise friend, "What should I do? I am much worried because of people. They come to visit me frequently. Their visits cost me much in time and money." His friend replied, "Lend money to the poor visitors, and ask the rich for a loan. None of them will visit you again."

PARAGRAPH 40

ایک آدمی کے پاس ایک گائے تھی۔ وہ اس کے دودھ میں پانی ملاتا تھا اور فروخت کرتا تھا۔ اس وادی میں جہاں گائے چرا کرتی تھی سیلاب آ گیا اور گائے اس سیلاب میں ڈوب گئی۔ اس کا مالک نہایت غمگین ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹے نے اس سے کہا، ''اے باپ غم نہ کرو۔ وہ پانی جو ہم دودھ میں ملایا کرتے تھے۔ جمع ہو کر آ گیا اور اس نے گائے کو غرق کر دیا''۔ سچ ہے بے ایمانی کا انجام برا ہے۔

A man had a cow. He used to mix water in its milk and sell it. The valley where the cow used to graze was hit by a flood and the cow was drowned in it. Its owner was dejected. His son said to him, "O Father, don't worry. The water we used to mix in the milk, got accumulated in the form of the flood and drowned the cow." It is true that evil begets evil.

www.pakcity.org
pakcity.org

PARAGRAPH 41

ہمارا ملک بے حد غریب ہے اور تعلیم مہنگی ہے۔ ہم اپنے بجٹ کا بہت تھوڑا حصہ تعلیم پر خرچ کرتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ جاگیرداروں، بڑے زمینداروں اور صنعتکاروں پر تعلیمی ٹیکس عائد کر کے جمع شدہ رقم کو تعلیم پر خرچ کیا جائے تا کہ تعلیم کا معیار اونچا ہو۔ تعلیم سستی ہو اور کوئی شخص محض وسائل کی کمی کے سبب تعلیم سے محروم نہ رہ جائے۔ تعلیم میں تجارتی نقطہ نظر کو ختم کیا جائے۔

Our country is immensely poor while education is very expensive. We spend a very small part of our budget on education. It is needed that an education tax should be levied on feudal lords, landowners and industrialists and the money thus collected should be spent on education so that the standard of education could be improved. Education should be inexpensive so that no one should be deprived of education for mere lack of resources. Commercialism should be eliminated from education.

PARAGRAPH 42

پاکستان ایک امن پسند ملک ہے۔ ہم بھارت سے ہمیشہ دوستانہ تعلقات رکھنا چاہتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اپنے دفاع سے غافل ہو

www.pakcity.org www.pakcity.org www.pakcity.org

جائیں۔ ہمیں اپنے گردوپیش پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اتنا مضبوط ہونا چاہیے کہ کوئی ہماری طرف بُری آنکھ سے نہ دیکھ سکے۔ موجودہ زمانے میں مضبوط دفاع ہی امن کی ضمانت ہے۔

Pakistan is a peace-loving country. We always wish to have friendly relations with India. But this does not mean that we should become forgetful of our defence. We need to keep an eye on our surroundings. Our defence should be so impregnable that nobody could dare cast an evil eye on us. Only an invincible defence guarantees peace in modern times.

PARAGRAPH 43

تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی کسی قوم نے جنگ و جدل سے جی چُرایا تو اس کی عظمت کا آفتاب جلد ہی ڈوب گیا۔ سکندر اعظم کی افواج ایک کے بعد دوسری جنگ لڑتی رہیں اور دشمن کو زیر کرتی گئیں جب وہ ہندوستان میں داخل ہوئیں تو اس کے بعض جرنیلوں نے سکندر سے درخواست کی کہ اب جنگ ختم کر دی جائے انہوں نے کہا کہ ہم جنگ سے تھک چکے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ سکندر مزید آگے جانا چاہتا تھا لیکن جب معاملے نے طول کھینچا تو اس نے واپسی کا حکم صادر فرما دیا۔ یہ یونانی افواج کے زوال کی ابتدا تھی۔

History stands witness to the fact that the sun of a nation's glory set soon whenever it shunned warfare. The armies of Alexandar the Great fought one war after another and defeated the enemy. When those armies entered India, some of his generals requested Alexandar the Great to put an end to the war. They said that they were tired of war. It is said that Alexandar wanted to advance but he ordered to retreat when the situation persisted. It was the beginning of the fall of the Greek armies.

PARAGRAPH 44

کشمیر میں ہندوؤں کے ظلم و ستم نے مسلمانوں کو نہایت تنگ کر رکھا تھا۔ کچھ مسلمانوں نے وادی کشمیر کی سرسبز وادیوں کو چھوڑا اور پنجاب کی گرم ہواؤں میں آن بسے۔ ان مہاجر مسلمانوں میں سے ایک خاندان سیالکوٹ میں مقیم ہوا۔ اس خاندان کے ایک بزرگ کا نام صوفی نور محمد تھا، جو سیالکوٹ میں ٹوپیوں کی دکان کرتے تھے۔ وہ نیک اور خدا پرست انسان تھے۔ 9 نومبر 1877ء کو ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا۔ ماں باپ نے خوشی منائی اور بچے کا نام محمد اقبالؒ رکھا۔

The cruelties of the Hindus had put the Muslims in great trouble in Kashmir. Some of the Muslims left the lush green valleys of Kashmir and settled in the hot regions in Punjab. One of the immigrant families came to Sialkot. One elderly man of the family was Sufi Noor Muhammad who used to run a cap shop in Sialkot. He was a very pious and God fearing person. On the 9th of November 1877, a child was born in their family. The parents celebrated his birth and named him Muhammad Iqbalؒ.

PARAGRAPH 45

افواج پاکستان فولاد کی طرح مضبوط اور مستحکم ہیں۔ مشکل کی ہر گھڑی میں یہ لوگوں کی مدد کرتی ہیں۔ اُنہوں نے بیرونِ ملک اقوام متحدہ کے کئی مشن مکمل کیے ہیں۔ ہماری افواج کو پوری دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ان کی تربیت اور نظم و ضبط کا معیار نہایت اعلیٰ ہے۔ کاکول اکیڈمی دنیا کی بہترین تربیت گاہوں میں سے ایک ہے۔

Pakistan armies are strong and stable like iron. They help people in every difficult moment. They have completed many missions of the UNO abroad. Our armies are honoured all over the world. The standard of their training and discipline is of high quality. Kakool Academy is one of the best training centers in the world.

Please visit for more data at: www.pakcity.org

www.pakcity.org www.pakcity.org www.pakcity.org

PARAGRAPH 46

پنجابی ایک قدیم زبان ہے۔ لیکن یہ صرف پنجاب ہی میں نہیں بولی جاتی۔ پاکستان کے دوسرے صوبوں میں بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ دنیا کا شاید ہی کوئی ملک ایسا ہو جہاں پنجابی بولنے والے نہ رہتے ہوں۔ پنجابی بہت حد تک اُردو سے ملتی جلتی ہے۔ دونوں زبانیں ایک ہی رسم الخط میں لکھی جاتی ہیں۔ پنجابی لوک کہانیاں ساری دنیا میں مشہور ہیں۔

Punjabi is an ancient language. It is spoken and understood not only in Punjab but also in other provinces of Pakistan. Moreover, there might hardly be any country in the world not inhabited by Punjabi-speaking people. Punjabi resembles Urdu to a great extent. Both of the languages are written in the same script. Punjabi folk tales are popular all over the world.

PARAGRAPH 47

رٹا بازی ایک مرض ہے۔ اس سے طلبا میں اعتماد پیدا نہیں ہوتا۔ وہ خود انحصاری نہیں سیکھ پاتے۔ جب ایک مرتبہ اس کی لت پڑ جائے تو اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے۔ اساتذہ کا فرض ہے کہ وہ ابتدائی سطح پر ہی طلبا میں اعتماد پیدا کریں اور ایسے طلبا کی حوصلہ افزائی کریں جو خود تبصرہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ایسے طلبا بڑے ہو کر اچھے قلمکار بن جاتے ہیں۔ وہ دوسروں کی اندھا دھند تقلید نہیں کرتے۔

Cramming is a disease. Students do not develop confidence due to it. They do not learn self dependency. When once someone gets addicted to it, it becomes hard to get rid of it. It is the duty of the teachers that they should develop confidence in students at an early stage and encourage those who have the ability of self analysis. These students become good writers when they grow up. They do not follow others blindly.

PARAGRAPH 48

باوجود اس حقیقت کے کہ انگریزی پاکستان میں بہت کم سمجھی اور بولی جاتی ہے۔ یہ پاکستان کی دفتری زبان ہے۔ اس سے انگریزی کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ انگریزی اس لئے بھی اہم ہے کہ تمام اہم علوم کی کتابیں انگریزی میں لکھی گئی ہیں۔ ہمارے ملک میں انگریزی بولنے والے کو سکالر سمجھا جاتا ہے۔ تعلیم کے حصول کے لیے بیرون ملک جانے کے لیے انگریزی کا جاننا بہت ضروری ہے کیونکہ انگریزی ایک بین الاقوامی زبان ہے۔ انگریزی پر عبور بیرون ملک زبان کی مشکلات کو کافی حد تک کم کر دیتا ہے۔

English is the official language of Pakistan despite the fact that it is least spoken and understood in the country. This fact has raised the importance of English to a great extent. English is also important because the books on all the important branches of knowledge have been written in it. An individual who is well-conversant with English is considered a scholar in our country. The knowledge of English is necessary to go abroad for higher education as English is an international language. Command over English significantly overcomes communication problems in a foreign country.

PARAGRAPH 49

اچھی انگریزی بولنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان لوگوں کو غور سے سنیں جو اچھی انگریزی بولتے ہیں اور پھر ان کی نقل کرنے کی کوشش کریں اور باقاعدگی سے بولنے کی مشق کرتے رہیں۔ تلفظ کے متعلق بہت سی عمدہ کتابیں موجود ہیں۔ اس سلسلے میں آپ اپنے استاد سے رہنمائی حاصل کر کے ایسی کتاب کا انتخاب کر سکتے ہیں جو آپ کے لیے بہت ہی مفید ہو۔ ٹی وی اور ریڈیو پر آنے والے پروگرام بھی اس بارے میں آپ کے لیے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

In order to speak good English, we should listen to good English speakers and then try to imitate them as well as keep practising regularly. There are many good books on pronunciation. You can select a useful book after consulting your teacher. T.V. and radio programmes may also prove helpful for you.

Please visit for more data at: www.pakcity.org

www.pakcity.org www.pakcity.org www.pakcity.org

PARAGRAPH 50

مسلمانوں نے سپین پر کئی سو سال حکومت کی۔ انہوں نے فن اور ادب میں بہت ترقی کی۔ انہیں فنونِ جنگ میں مہارت حاصل تھی۔ ملکی نظم و نسق کو مؤثر بنایا۔ مسلم سپین کے دارالحکومت قرطبہ کو دنیا کا ہیرا کہا جاتا تھا۔ چونکہ یہ یورپ کا سب سے زیادہ ترقی یافتہ شہر تھا۔ وسطی اور مشرقی یورپ کے عالم، فنکار اور سائنسدان وہاں بار بار آتے تھے۔

The Muslims ruled Spain for many centuries. They made great progress in the fields of art and literature. They were highly skilled in the art of war. They made administration of the country effective. Cordova, the capital of Muslim Spain, was called "The Jewel of the World" because it was the most advanced city of Europe. Scholars, artists and scientists from Central and Eastern Europe visited this city time and again.

PARAGRAPH 51

عرب کے ملک میں جدھر دیکھو ریت ہی ریت دکھائی دیتی ہے۔ گھاس اور پانی بہت کم ہیں۔ لیکن یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ سارے عرب کا حال ایسا ہی ہے۔ عرب میں کہیں کہیں پانی کے چشمے بھی ہیں۔ ان چشموں کے آس پاس درخت اُگے ہیں۔ اونٹوں پر گھومنے پھرنے والے جہاں چشمہ دیکھتے ہیں بسیرا کر لیتے ہیں۔ ایسی جگہوں کو نخلستان کہتے ہیں۔

In the land of Arabia, one sees sand everywhere. Grass and water are scarce, but it should not be understood that this is the general state of affairs all over Arabia. There are springs of water here and there in Arabia. There are trees around these springs. Camel-men dwell wherever they find a spring. Such places are called oases.

PARAGRAPH 52

ہماری آبادی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ آبادی میں اس اضافے کی وجہ سے ہمیں بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔ اب ہمیں زیادہ مکان، زیادہ مدرسے اور زیادہ ہسپتال درکار ہیں۔ خوراک کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ہمیں زیادہ اناج چاہیے۔ ان ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ہمیں سخت محنت اور محتاط منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔

Our population is increasing day by day. We are facing numerous problems because of this population explosion. Now we need more houses, more schools and more hospitals. We require more grain to fulfil the food needs of the country. We need hard work and careful planning to meet these needs.

PARAGRAPH 53

مجھے گلاب کے پھول سے گہری عقیدت ہے۔ شاید اس لیے کہ اس کے ساتھ میرے بچپن کی کچھ حسین یادیں وابستہ ہیں۔ جب میں گلاب کے پھول کو دیکھتا ہوں۔ اپنی ناک کو اس کے قریب لے جاتا ہوں اور سانس اندر کھینچتا ہوں تو یوں محسوس ہونے لگتا ہے جیسے میرا بچپن لوٹ آیا ہو۔ مجھے یہ بات ہرگز پسند نہیں کہ کوئی اسے اس کی ٹہنی سے الگ کرے یا کسی طرح بھی اس کے حسن کو خراب کرنے کی کوشش کرے۔

I have great devotion and love for the rose. Probably, it is because some sweet memories of my childhood are associated with it. Whenever I look at a rose, I put my nose close to it and inhale, I feel as if my childhood days were back. I dislike any one plucking it or trying to spoil its beauty in any way.

PARAGRAPH 54

ابن بطوطہ چودھویں صدی عیسوی کا ایک مشہور زمانہ سیاح اور مورخ تھا۔ اس نے دنیا کے ایک بڑے حصے کی سیاحت کی اور وطن واپسی پر اس سیاحت کا ذکر اپنی کتاب میں کیا۔ یہ کتاب پوری دنیا میں مقبول ہے۔ ابن بطوطہ نے اپنے سفر کا آغاز بائیس سال کی عمر میں حج کے سفر سے کیا۔ مختلف ممالک کی سیر کرتا ہوا، ابن بطوطہ ہندوستان آیا۔ اس وقت ہندوستان میں سلطان محمد تغلق کی حکومت تھی۔

Ibn-e-Battuta was a famous traveller and historian of the fourteenth century. He travelled a great part of the world and on his return to his country spoke of his travels in his book. This book is

Please visit for more data at: www.pakcity.org

www.pakcity.org www.pakcity.org www.pakcity.org

famous all over the world. Ibn-e-Battuta started his journey at the age of twenty-two when he went on the holy pilgrimage. After visiting various countries, Ibn-e-Battuta reached India. Sultan Muhammad Tughlaq ruled over India at that time.

PARAGRAPH 55

آدمی اپنی قسمت خود بناتا ہے اُس کو چاہیے کہ لگن اور محنت سے کام کرے تاکہ وہ زندگی میں کامیابی حاصل کر سکے۔ محنت دنیا کی سب سے بڑی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ جتنے بھی عظیم آدمی ہوئے سب نے محنت اور ہمت سے کام لیا اور اپنی قسمت سنواری۔

Man is the architect of his fate. He should work with dedication so that he could succeed in life. Hard work is the world's biggest reality that cannot be denied. All the great people of the past worked hard courageously and improved their lot.

PARAGRAPH 56

اس وقت پاکستان بہت سی ملکی اور بین الاقوامی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ ہمارے دشمن دن رات ہمیں نقصان پہنچانے پر تلے ہوئے ہیں اور ہم سب اس سے بخوبی آگاہ ہیں۔ ملتِ اسلامیہ کا دشمن بہت ہی ہوشیار، شاطر اور چالاک ہے۔ ان تمام مشکلات سے نکلنے کے لیے ہمیں ایک مخلص، دیانت دار اور قوم پرست رہبر کی ضرورت ہے۔ جو ہمیں تباہی اور اذیت کے اس منجدھار سے نکال سکے۔ چھیاسٹھ سال بیت جانے کے بعد بھی ہم اپنی منزل سے کوسوں دور نظر آتے ہیں۔ مسلمانوں کو اپنا گمشدہ تابناک ماضی تلاش کرنے کی ضروت ہے۔

Presently, Pakistan is surrounded by many local and international problems. Our enemies are bent upon harming us and we are well aware of their intentions. The enemy of the Muslim Ummah is very clever, cunning and shrewd. In order to get out of the turmoil, we need an honest, sincere and nationalist leader who may lead us out of this whirl of catastrophe and misery. We are miles away from our destination even after the lapse of sixty six years. The Muslims need to look for their lost glorious past.

PARAGRAPH 57

زندگی اپنی فطرت میں بے یقینی اور عارضی ہے۔ انسان اپنے تحفظ کے لیے مناسب اقدامات اختیار کرتا ہے لیکن وہ تقدیر کو مات نہیں دے سکتا۔ روزانہ کئی طرح کے واقعات ہمارے ارد گرد رونما ہوتے ہیں۔ یہ واقعات اس بات کے شاہد ہیں کہ خدائی ہاتھ تمام فیصلے کرتا ہے۔ ہم بطور مسلمان تقدیر کے اچھے یا برے ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔

Life is uncertain and ephemeral in its nature. Man adopts suitable measures for his protection but he cannot defeat fate. Various incidents take place around us daily. These events are an evidence that the Divine Hand decides everything. As Muslims, we believe in good or bad fate.

PARAGRAPH 58

عید کے دن لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے کے لیے اُن کے گھر پر حاضر ہوئے، انہوں نے دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زار و قطار رو رہے ہیں۔ لوگ بہت حیران ہوئے اور پوچھا کہ یہ تو عید کا دن ہے آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ عید کا دن بھی ہے اور وعید کا دن بھی ہے لیکن جس کی عبادات رد کر دی گئیں اس کے لیے وعید کا دن ہے۔ میں تو اس لیے رو رہا ہوں کہ کیا خبر میرے لیے یہ وعید کا دن ہے یا عید کا۔

People called upon Hazrat Umar (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) to greet him on the Eid day. They saw that Hazrat Umar (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) was weeping bitterly. The People were greatly surprised and asked why he was in tears on the day of Eid. He (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) replied "It is the day of happiness as well as the day of warning. It is the day of warning for those whose worship has been rejected. I am weeping for who knows whether it is a day of Eid or warning for me."

Please visit for more data at: www.pakcity.org

www.pakcity.org www.pakcity.org www.pakcity.org

PARAGRAPH 59

رومیوں کے بعد جس قوم کا ستارہ چمکا وہ عرب تھے۔ شروع میں عرب نیم وحشی قوم ہوا کرتے تھے۔ وہ جنگ و جدل اور خون ریزی کے شائق تھے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے ان میں ایک نبی ﷺ پیدا ہوئے جس نے انہیں امن سے رہنا سکھایا اور ان کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ اس نے عربیوں کو ایک مہذب قوم بنایا۔

The Arabs were the nation that rose to prominence after the Romans. The Arabs used to be a semi-savage nation in the beginning. They were fond of warfare and bloodshed. A prophet ﷺ was born among them some fourteen hundred years ago. He taught them how to live in peace, and established a bond of brotherbood among them. He transformed the Arabs into a civilized nation.

PARAGRAPH 60

موجودہ حالات میں سب سے اہم ضرورت پیداوار بڑھانے اور قیمتوں کو کم کرنے کی ہے۔ عام آدمی معاشی طور پر بہت پریشان ہے۔ اس کی آمدنی اس کے روزمرہ کے اخراجات سے کم ہے۔ کم آمدنی کے پیش نظر روزمرہ استعمال کی چیزوں مثلاً آٹا، چینی، سبزیاں، کپڑے اور جوتوں کی قیمتیں کم ہونی چاہئیں۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ زرعی اور صنعتی پیداوار میں زبردست اضافہ ہو اور لوگ دن رات محنت کریں۔

In the present situation, the most important is the need to increase the production and decrease the prices. A common man is disturbed economically. His income is less than his daily expenses. Because of low income, the prices of the items of daily use like flour, sugar, vegetables, clothes and shoes should be less. It is only possible when there is a great increase in agricultural and industrial production and people work hard.

PARAGRAPH 61

مشرق میں بوڑھے عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ عزیز و اقارب ان کی خدمت کرنا اپنا فرض خیال کرتے ہیں اور ان کے آرام و آسائش کا اپنے آرام و آسائش سے زیادہ خیال کرتے ہیں۔ ایشیائی ملکوں میں کوئی بوڑھا اپنی تنہائی کی شکایت نہیں کرتا۔ ان کے بچے ان کو محبت اور رفاقت دیتے ہیں۔ اگر گھر یا خاندان میں کوئی جھگڑا ہوتا ہے تو بوڑھے ہی ان کا فیصلہ کرتے ہیں اور ان کا فیصلہ سب کے لئے قابل قبول ہوتا ہے۔

The elderly people are looked upon with respect and reverence in the East. The relatives feel it their duty to serve them and take care of their comfort more than their own. An old man does not complain of his loneliness in the Asian countries. Their children give them love and company. If there is a quarrel in the house or in the family, it is they who decide the matter and their decision is acceptable to every one.

PARAGRAPH 62

پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا تھا۔ صرف اسلام ہی اس کی بقا کی ضمانت ہو سکتا ہے۔ پاکستان کے لوگوں میں بہت سی چیزیں مشترک ہیں۔ درست ہے کہ پاکستان میں بہت سی زبانیں بولی جاتی ہیں لیکن ان کے ذخیرہ الفاظ کا ایک بڑا حصہ مشترک ہے۔ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ پاکستان کے لوگ کئی نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ پاکستان کے لوگ صدیوں سے اکٹھے رہ رہے ہیں۔ وہ ذات پات پر یقین نہیں رکھتے۔ اسلام نے انہیں ایک نسل بنا دیا ہے۔ اسلام رنگ و نسل سے بالاتر ہے۔

Pakistan was established in the name of Islam. Only Islam can guarantee its survival. There are many things common among the people of Pakistan. It is true that many languages are spoken in Pakistan but a large part of their vocabulary is common. Some people say that the people of Pakistan come of many races. It is not true. The people of Pakistan have been living together for centureis. They do not believe in caste system. Islam has made them one race. Islam is above race and colour.

Please visit for more data at: www.pakcity.org

www.pakcity.org www.pakcity.org www.pakcity.org

PARAGRAPH 63

ایک مورخ اپنے عہد کی سچی اور مکمل تصویر پیش کرتا ہے۔ وہ کسی کے خلاف یا کسی کے حق میں نہیں لکھتا۔ وہ کسی کے خلاف تعصب نہیں رکھتا۔ کبھی کبھی دو اچھے مورخ ایک دوسرے سے اتفاق نہیں کرتے۔ وہ ایک ہی منظر دیکھتے ہیں اور مختلف داستانیں بیان کرتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ مورخ بھی انسان ہوتے ہیں مشینیں نہیں۔ انسان ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اور چیزوں کو مختلف زاویوں سے دیکھتے ہیں۔ اس لیے مورخ کی شخصیت اس کی تحریر سے غیر حاضر نہیں ہوتی۔

A historian presents a true and complete picture of his age. He does not write in favour or against anyone. He does not bear prejudice against anyone. Sometimes, two historians do not see eye to eye. They see the same picture and narrate different stories. The reason is that they are humans not machines. Humans are different from one another and see things from different angles. Therefore, the personality of a historian is always present in his writing.

PARAGRAPH 64

انسان کی قسمت خود اس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ اسے اچھا بھی بنا سکتا ہے اور برا بھی۔ انسان اپنی محنت سے زندگی میں بلند مقام حاصل کر سکتا ہے۔ بعض دفعہ وہ اپنی کسی کوشش میں ناکام ہو جاتا ہے۔ لیکن زندگی میں کامیابی اور ناکامی ساتھ ساتھ چلتی رہتی ہیں۔ جہاں کامیابی ہمیں خوشی دیتی ہے وہاں ناکامی درس دیتی ہے۔ ہمیں محنت کرنی چاہیے اللہ محنت کا صلہ ضرور دیتا ہے۔

Man is the architect of his own destiny. He can either make it or mar it. Man can achieve greatness in life by dint of hard work. Sometimes, he fails in his endeavour, but success and failure go side by side in life. As success gives us joy, failure teaches us a lesson. We should work hard. Allah does reward the hard work.

PARAGRAPH 65

ہندوستان نے پاکستان کو تباہ کرنے کے لیے پاکستان کے تمام بڑے دریاؤں پر ڈیم بنا دیے ہیں۔ چونکہ ان دریاؤں کا ماخذ مقبوضہ کشمیر میں ہے۔ اس لیے ہندوستان ایسا کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ جب پاکستان کو پانی کی اشد ضرورت ہوتی ہے، ہندوستان ہمارا پانی روک لیتا ہے اور جب ضرورت نہیں ہوتی تو زیادہ پانی چھوڑ دیتا ہے جس سے ہمارے علاقے میں سیلاب آتے ہیں اور ہماری معیشت بھی تباہ ہو جاتی ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ہمیں بھی کافی تعداد میں ڈیم بنانے چاہییں۔

In order to damage Pakistan, India has built dams on all the major rivers of Pakistan. India has succeeded in doing so because all these rivers originate from the Indian held Kashmir. When Pakistan needs water, India holds it back, and releases it when it is not needed. This causes floods in our land and ruins our economy. In order to solve this problem, we should also build a large number of dams.

PARAGRAPH 66

جہیز کی رسم بہت پرانی ہے۔ جہیز کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ لڑکیوں کو اُن کی نئی زندگی کی ابتداء پر کچھ ضروری چیزیں فراہم کی جائیں تاکہ اُن کی نئی زندگی کا بوجھ ہلکا ہو سکے۔ یہ مدد والدین اپنی حیثیت کے مطابق کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ جہیز نے ایک اور شکل اختیار کی۔ وہ نمود و نمائش کے اظہار کا ذریعہ بن گیا۔ یعنی والدین اپنے بچوں کی مدد سے زیادہ اپنے تمول کی نمائش کی خاطر جہیز دینے لگے۔ یوں حیثیت کا مقابلہ شروع ہوا۔ اس مقابلے میں غریب والدین بُری طرح متاثر ہوئے۔

The custom of dowry is very old. The basic purpose of the dowry was to provide the girls with some necessary things at the beginning of their new life so that the burden of their new life could be relieved. The parents gave this help according to their means/financial status. Gradually, the dowry took another form. It became a form of ostentation/show off. That is, the parents started giving dowry more for the show of their wealth than to help their children. Thus, the competition for status began. The poor parents suffered badly in this competition.

PARAGRAPH 67

آج کل بس میں سفر کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ بسوں کی تعداد کم ہے اور مسافروں کی بہت زیادہ۔ پھر یہ کہ بسیں وقت پر نہیں چلتیں۔ ہر سٹاپ پر مسافروں کی لمبی لائن لگی ہوتی ہے۔ بعض اوقات مسافروں کی آپس میں لڑائی ہو جاتی ہے۔ بس کنڈکٹر کے ساتھ تو ان کی ہمیشہ اَن بَن رہتی ہے۔ بعض مسافر کرایہ پورا ادا نہیں کرتے اور بعض دفعہ کنڈکٹر زیادہ پیسے وصول کرنا چاہتا ہے۔

It has become difficult to travel by bus nowadays. The number of buses is smaller than the number of passengers. Moreover, the buses do not run on time. There is a long queue of passengers at every bus stop. Sometimes the passengers quarrel among themselves. They are always on bad terms with the bus conductor. Some passengers do not pay full fare and sometimes the bus conductor wants to charge extra fare/money.

Please visit for more data at: www.pakcity.org